سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار۔ تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷)
جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی خلیفہ اول کی تحریک وارشاد پر حضرت اولو العزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

إِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ
بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے
خواص سے
ہندوستان سے باہر
غرباء سے غیر مستطیع احباب سے

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمی دیگر ۔ بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۱۸) ۔ مورخہ ۲۱ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۲ ہجری نبوی صلعم ۔ نمبر (۲۷)

Digitized by Khilafat Library

الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۷ جولائی سنہ ۱۴ سے لیکر ۷ ۔ اکتوبر سنہ ۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجرا سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہوا ہے بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک یہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے ۔ اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے ۔ مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنیکے لئے ناکافی ہے ۔ ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے سے انکار کرتے ہیں ۔ اور کارخانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں ۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کے لئے ہمنے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے **چنانچہ سنہ ۱۹۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۸ء تک** کے چھ سالوں کے فائل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائینگے ۔ **سنہ ۱۹۰۹ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۳ء تک** پانچ سالوں کے فائل جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں ۔ بیس روپے پر دیئے جائیں گے ۔

اور سنہ ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فائل جنکی

کاپیاں بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں ۔ اور جو بالکل نایاب ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک فائل پندرہ روپیہ پر دیا جائیگا ۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جکو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے ۔ فائل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پر ہے ۔ اور یہ تمام فائل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں ۔

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فایدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فایدہ اٹھا سکتا تھا ۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائے گا ۔ اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی ۔

(مینیجر)

سید حامد شاہ صاحب کی نظم کے متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا جو انہوں نے ایک رویاء صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اس کو چھاپے اور اس کی قیمت سات روپے رکھے ۔ افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں وہ عجیب نظم پیش کریں ۔ آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے ۔ خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں ۔ الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایک طرح کی اعانت کرنا ہے امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آئندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا اور بورڈ مذکور کو بھی اسکے مضبوط کرنے میں بہت کچھ آسانی ہو جائے گی ✦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت احمدیہ کیلئے

ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ اول نے پیغام صلح کا نام پیام جنگ رکھا۔ اور اس کی تحریری شہادت خود پیغامیوں کے پاس موجود ہوگئی۔ پھر ارشاد کیا۔ کہ پیغام میرے نام سے بند کردیا جاوے۔ بڑی کوشش کے بعد جب دوبارہ جاری کیا گیا۔ تو دو تین نمبر دیکھ کر آپ نے حکم دیا۔ کہ میرے سامنے اسے نہ لاؤ اور پیکٹ پر لکھ دیا۔ بند۔ بالکل بند۔ یہ تو اس وقت کا ذکر ہے جب یہ پرچہ احمدیوں کا پرچہ سمجھا جاتا تھا۔ اور جو پیغامیوں کے دل میں گندہ مواد بھرا تھا۔ وہ ابھی باہر نہ نکلا تھا۔ لیکن اب تو ہمارے بھائی نے دیکھ لیا۔ کہ وہ سلسلہ حقہ اور دعاوی حضرت احمد نبی اللہ کی مخالفت میں غیر احمدیوں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اور خدا کے مسیح کی پاک نسل کا مقابلہ کرنے میں اپنے پہلی صدی کے پیشرو سے بھی بڑھ چلا ہے۔ اور میں نہیں گمان کرتا۔ کہ خوارج و روافض نے خلافت پر اس سے بڑھ کر اتہامات والزامات لگائے ہوں۔ پس ایک غیرت مند احمدی کیونکر گوارا کرسکتا ہے۔ کہ وہ گرہ سے پیسے دیکر گالیاں اور گندی گالیاں وہ بھی ہفتہ میں تین بار سنے۔ اور پڑھے۔ پس **ہمارے غیرت مند احمدی دوستوں کیلئے ہرگز جائز نہیں۔ کہ وہ پیغام کو خریدیں اور پڑھیں۔** یہ بات تمام بھائیوں کے کانوں تک پہنچا دینی چاہیئے۔ بلکہ پیغام صلح سوسائٹی میں جن برادران طریقت کا روپیہ ہے۔ **وہ بھی واپس لینا چاہیئے۔** ورنہ وہ اپنے مالی اعانت کی وجہ سے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی نہی کے خلاف کرکے اس زر عظیم سے حصہ لینے والے ٹھہریں گے جو اس شرذمہ قلیلہ نے اپنے لئے اپنے ہاتھوں سے کمایا ہے۔ اور اسی طرح پر جن مبایعین کے نام بلا دغربیہ ٹرسٹ یا دوسرے فنڈوں کے متعلق شائع کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی علیحدگی اور بے تعلقی کا بہت جلد اعلان کریں ؛

الحمد للہ کہ قادیان ایسے وجودوں سے بظاہر اب پاک ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جس سے اس خدا کے رسول کی صداقت ظاہر ہورہی ہے۔ ورنہ ۱۹۰۲ء میں کون جانتا تھا۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون کا الہام کیونکر پورا ہوگا۔ اسوقت تو خود مامور بھی ایسے معنی کرنے پر مجبور تھا جو لفظی ترجمے کے مطابق نہ ہوں۔ کیونکہ گردوپیش کے حالات سے یہ بشری فہم میں نہیں آسکتا تھا۔ کہ اس رسول کی پاک نسل جو ہوگی۔ تو اس کا مقابلہ کرنے والا بھی اسی جماعت سے اٹھیگا۔ اور پھر آخر میں اگر یہاں سے نکلا۔ تو ایک جماعت کثیر ساتھ نکلیگی۔ کی بڑ ہانکتے ہوئے وحید وطرید قدرت کے توانا ہاتھوں سے نکال جائیگا۔ اور دوچار اور بھی فطرتی مناسبت رکھنے والے بعد میں حریم قدس سے بیرون کئے جائیں گے۔ یہ خدا کا کلام تھا جو اپنے وقت میں پورا ہوکر جری اللہ فی حلل الانبیاء بروز محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی صداقت ظاہر کرنے والا تھا۔ اور اس لازوال سچائی کو روز روشن کی طرح ظاہر کرنیوالا تھا۔ جو آدم سے لے کر ایندم تک کے راستبازوں میں پائی جاتی ہے ؛

پہلے آدم شیطان کے ذریعہ جنت سے نکلا۔ مگر دوسرا آدم (مسیح موعود) آیا تا لوگوں کو جنت میں پہنچائے۔ پہلا موسیٰ فرعون کے ملک سے جان بچا کر آیا۔ مگر دوسرا موسیٰ (سیدنا محمد مصطفےٰ) فرعون کے ملک کا وارث ہوا۔ پہلا مسیح آیا۔ اور یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب پر چڑھا۔ لیکن دوسرا مسیح آیا۔ تا دنیا کو صلیب پرستی سے چھڑائے۔ رسول اکرم کے فرزند ارجمند امام حسین بیشک اپنے مقام سے نکلے اور ایک بے آب وگیاہ صحرا میں شہید ہوئے۔ مگر خدائے قادر وتوانا نے بروز رسول کے فرزند دلبند گرامی وارجمند مظہر الحق والعلاء کو یہ غلبہ بر رعب دیا۔ کہ بلا کسی ظاہری حیلے کے اسکا مقابلہ کرنیوالا اس پر نہایت بیباکی سے تیر پھینکنے والا اور اس کے حامیان کار اخرج منہ الیزیدیون۔ کی پیشگوئی مصداق ہوئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ بعض ادعائے خدمات کا غلاف ان لوگوں کے جذام باطنی کو چھپائے رکھتا۔ مگر ترجمہ القرآن کے معاملہ میں ان کا عاری از لباس تقوےٰ ہونا قدرت کے زبردست ہاتھ نے دکھا دیا۔ ایک بسر بہ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ واقعات ہیں بیداری کی باتیں ہیں۔ خواب کی باتیں نہیں۔ کسی پچھلی صدی کا واقعہ نہیں۔ چند سال گذرے کہ ایک شخص صدر انجمن کا ملازم ہے۔ ترجمہ کرنے کی تنخواہ پاتا ہے۔ اور اب نہایت زور سے کہتا ہے۔ کہ ترجمہ ملازم رکھنے اور اس کام پر لگانے والے کا حق نہیں۔ بلکہ میرا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اچھا ہوا۔ کہ ایسا ہوا۔ ورنہ لوگوں کو بمشکل یقین آتا۔ کہ یہ دولت مال کا بت اپنے اندر کس قدر مواد فاسدہ رکھتا ہے ؛

احمدی حجاج کی خدمت میں عرض

خاکسار محمد اعظم مکی احمدی احباب عازمین بیت اللہ شریف کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ جو صاحب اس سال یا آئندہ موسم حج پر بیت اللہ شریف کو تشریف لاویں۔ وہ میاں جان کے نام ہیں جہاز سے اترتے ہیں۔ کیونکہ جدہ میں جہاز سے اترتے ہی حکومت ترک کی طرف سے حجاج سے یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ تم کس معلم مطوف کے زیر اثر جدہ اور مکہ میں قیام کروگے جہاں تک مجھ سے ممکن ہوگا۔ انشاء اللہ احباب کی خدمت گذاری کے لئے عاجز کمربستہ اور طیار رہیگا۔

میرے خط وکتابت کا پتہ یہ ہے۔ مکہ معظمہ۔ محلہ شبیکہ زقاق حجلہ فی بیت مقیم مرحوم یسلم بید محمد اعظم ابن جان محمد مرحوم۔

خاکسار محمد اعظم احمدی مکی

(نوٹ) جہاز میں بمبئی وغیرہ اور بہت سے غیر احمدی جھوٹے دلال ہیں۔ ان کے ہاتھ سے بچیں۔ کیونکہ لوگوں کو پھر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میں اتوار کو قادیان سے جاؤنگا۔ احباب دعاء خیر فرماویں۔ اور سلسلہ کے لئے بھی ؛

مکہ شریف کا سرمہ

مکہ شریف کا سرمہ جمیرے اور زمزم کے ساتھ حل کیا ہوا محمد اعظم احمدی مکی کا آوردہ ہمارے پاس موجود ہے زمزم کے ہوتے ہوئے اس سرمہ کی مزید کوئی تعریف کرنا عبث ہے۔ قیمت فی تولہ ۸۔ المشتہر۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

الخطبہ

چوہدری فضل دین صاحب کی پہلی بیوی قضاء الٰہی سے فوت ہوگئی ہے ؛

بلحاظ سنت نبوی اب نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔

اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ اور بیس پچیس سالہ مرید ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی قدر فرماتے تھے۔ بیس گھماؤں زمین اعلیٰ ہے۔ اور مالک واحد ہیں۔ تحصیل میں مستقل ملازم ہیں۔ قوم کے باجوہ زمیندار ہیں۔ کسی زمیندار کے گھر شادی کے امیدوار ہیں ؛

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو ؛

چوہدری فضل دین احمدی بچو کھوڑ ڈاکخانہ وتحصیل ظفروال (ضلع سیالکوٹ)

اطلاع

خط وکتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ نمبر ۲۷ تو اخبار کا نمبر ہے یہ نہ لکھا کریں۔

(مینیجر)

113

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی حضرت علامہ دوران سیدنا نورالدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیجدیں ۱۰ ارکا وی پی ہوگا۔

(منیجر اخبار الحکم قادیان)

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

دق - سوزش حلق - دمہ کے مریضوں کے لئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں۔ اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی خرخراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانیسے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں - گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ یعنی ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ)

منگانے کا پتہ:-

ویدشاستری منی سنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار سے منگائیں۔

تحفہ لائق بادشاہاں

امراء نے نامدار سے اصلی قیمت پچاس روپیہ عوام سے رعایتی قیمت صرف تین روپیہ (سے؎)
یکصد روپیہ انعام اس کو دیا جائیگا جو نایاب انجن کو ہم ۲۔ آنکھ کی بیماریوں سے صرف ۵ پر ہی غیر مفید ثابت کردے

کا دا کرنے میں خدانخواستہ اگر ہم پیش کریں تو وہ بذریعہ عدالت بھی لے سکتا ہے۔ یہ سرمہ نہایت بیضرر ہے بغیر کسی قسم کی تکلیف کے مرض چشم کو آناً فاناً خطرہ دور کر دیتا ہے۔ سالہا سال کے آنکھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہے۔ ہر ایک طبیعت کے موافق ہے۔ آنکھوں کا سچا رفیق اور اعلیٰ ترین دوا ہے۔ ہر قسم کی بگڑی ہوئی آنکھوں کو موتی کیطرح خوبصورت بنا دیتا ہے۔ سولہ سترہ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آنکھوں کی تمام دوائیوں کا بادشاہ ہے۔ وہ آنکھوں کا مریض سخت بدقسمت اور بدنصیب ہے جو نایاب انجن کو فوراً اسی پہلے منگا کر استعمال نہیں کرتا۔ نایاب انجن کو یقیناً اعلیٰ منگانا ہی چاہیے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ تمام سرمہ جات اسکے سامنے ہیچ ہیں اور ان بیماریوں کو دور کرنے میں نظیر نہیں رکھتا۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ ککرے۔ آنکھ کا درد ٹیس سرخی چشم۔ ابتدا موتیابند۔ دنا خونہ۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا۔ خارش چشم۔ پلکوں کا گل جانا۔ روشنی میں آنکھوں کا کھلنا۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ پیپ نکلنا۔ پلکوں کا آپسمیں چمٹنا۔ ہر وقت پانی بہنا۔ آنکھوں کا پر آب رہنا۔ آنکھوں میں ریت اور کنکر معلوم ہونا۔ آنکھوں کا تنگ جانا۔ ضعف نگاہ۔ حافظ امراض چشم (پتہ حکیم بصیری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

فصلی بخار و طحال کی دواء

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دواء تیس برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے بچے سے ضعیف تک اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہیں۔ اور خون کو گاڑھا بنا کر مضبوط کرتی ہیں

قیمت فی شیشی کلاں ۱۲ محصولڈاک ۶
چھوٹی شیشی ۸ محصولڈاک ۵

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے اور دوا فروشوں سے ملیں گی۔ ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا جب تک کہ اس جگہ کی گائڈ مپ کے پاس نہ ہو۔ کوئی انگریزی گائڈ کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کرے گا چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جا کر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

Digitized by Khilafat Library

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

سیر شملہ

کو اس کتاب کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے کل سیرگاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے اوران کی رسوم۔ گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد۔ عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان۔ خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے۔ اور ارد گرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیرگاہ پر جانیکے وسایل۔ انکا مفصل بیان اسطرح کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جانے والے ہوں۔ یا شملہ ہو آئے ہوں ان سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے آپ کا ہاں دوست ہے یہی تو یہی ایسی کتب ہیں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ نہیں جانا چاہتے ان کو بھی منگا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے۔ کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر ریسا کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو۔ قیمت ۱ر اسے نام فی جلد مجلد

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر کارخانہ امرت دہارا لاہور**

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمون کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ پہلا اس میں یہی ہوگا ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کی وجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے میں نے اس غرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایات کیلئے انشاءاللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ طلائی طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلاء سے فایدہ اوٹھائیں انشاءاللہ وہ ضرور اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۲ر

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہیئے اسکے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کمسٹس لنڈن

چست اور خوشحال کرنا

[illegible]

[illegible] تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

رسالت احمدؐ صلعم نمبر ۲

قریبًا دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذرا ہو گا جبکہ میں نے ایک مضمون لکھا تھا اور جو پچھلے دنوں میں الحکم کے تین پرچوں میں سلسلہ وار نکل چکا ہے۔ اس مضمون میں خدا تعالیٰ کی اس وحی کے ماتحت کہ سیقول العدو لست مرسلاً میں نے ایک طرح سے بتلایا تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے ماتحت وہی لوگ جو اپنی تحریروں اور تقریروں میں حضرت مسیح موعود ؑ کو مرسل یزدانی اور رسول ربانی کہا کرتے تھے۔ اور کلمہ گو اہل قبلہ مسلمانوں کو ہاں ہاں تہجد گذار نیکوکار اور حاجی مسلمانوں کے حق میں علی الاعلان غیر احمدی جیسا سخت لفظ استعمال کیا کرتے تھے۔ آج وہ مسیح موعود کی رسالت کا انکار کر کے اپنے آپ کو علی الاعلان عدوان مسیح موعود میں شامل کر رہے ہیں۔

ایک وقت وہ بھی تھا کہ اہل اسلام لیکچروں اور وعظوں میں زور دیتے تھے اور ہم کو مخاطب کر کے کہا کرتے تھے کہ دیکھو انجیل کی بشارت اسمہٗ احمدؐ کے ماتحت فارقلیط اور احمدؐ جناب حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیینؐ ہی ہیں اور ہر ایک جو اُن پر ایمان لاتا ہے وہ خدا کے نزدیک احمدیؐ ہے۔ آپ لوگ احمدیوں کو غیر احمدی قرار دیکر خدا کے حضور میں گنہگار ٹھہر رہے ہو مگر کوئی نہیں سنتا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک فرد اپنے آپ کو احمدؐ کا غلام سمجھتا تھا۔ اور ہر ایک ایسے شخص کو جو حضرت مسیح موعود ؑ کی نبوت سے منحرف تھا۔ غیر احمدیوں کے گروہ میں داخل قرار دیتا تھا۔ لیکن آہ!۔ آج وہی احمدیت کے دعویدار نہ صرف یہی کہہ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے جو اپنے ہاتھ کو احمدؐ کا ہاتھ قرار دیا اور ظاہرا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے بیعت احمدؐ کے نام پر لیتے رہے (نعوذ باللہ) یہ ایک جھوٹی کارروائی تھی۔ بلکہ وہ علی الاعلان ٹریکٹ شائع کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درحقیقت احمد نہ تھے اور بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ؑ کا ہاتھ احمدؐ کا ہاتھ نہ تھا اور (نعوذ باللہ) یہ تو محض جھوٹ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ہاتھ کو احمد کا ہاتھ منواتے رہے اور احمدؐ بنکر بیعت لیتے رہے۔ دراصل وہ غلام احمد تھے جب ہمنے بھی دہوکا کھایا جو بلا حیل وحجت ان کے ہاتھ کو احمدؐ کا ہاتھ تسلیم کر لیا۔ اور (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دہوکہ دیا جو اپنے آپ کو احمد قرار دیکر بیعت لیتے وقت ہم سے احمدؐ ہونے کا اقرار لے لیا۔ ہم تو تمام اہل اسلام کو اور خود حضرت مسیح موعود کو بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونیکی وجہ سے احمدی سمجھتے ہیں۔ احمدؐ ایک ہی تھا۔ جو حضرت محمد مصطفٰے خاتم النبیین ہے وبس۔ ایک ہی احمدؐ کے لئے پیشگوئی تھی اور وہ احمدؐ حضرت محمدؐ رسول اللہ ہیں۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کسی صورت میں بھی احمدؐ نہیں ہو سکتے۔ اگر خدا تعالیٰ ان کو یا احمدؐ یا احمدی کہکر پکارتا ہے تو دراصل یہ حقیقی الفاظ نہیں ہیں۔ احمدؐ رسول اللہ حضرت مسیح موعود کے حق میں لکھنا تو افتراء علے اللہ کرنا ہے حضرت مسیح موعود کو احمد سمجھنا تو کجا جو ان کے حق میں نبی اللہ اور رسول اللہ کا لفظ بولتا ہے وہ بھی خدا کے نزدیک گنہگار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کے بعد صرف وہی نبی اللہ ہوئے ہیں۔ اور خدا کیطرف سے نبی اللہ کا خطاب انہیں کے حق میں مخصوص کیا گیا ہے تو یہ سب باطل ہے

غرض عدوان احمدؐ نے کچھ ایسا ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے جو بڑے بڑے مخالفین سلسلہ احمدیہ کے کان کتر دئیے ہیں۔ اسلئے آج ہم خدا کے فضل سے یہ ثابت کریں گے کہ مسیح موعود اور احمدؐ صلعم درحقیقت ایک ہی ہیں۔ اور قرآن کریم نے جو احمدؐ والی پیشگوئی کو نہایت حفاظت سے ہم تک پہونچا دیا ہے تو اسکی بھی یہی وجہ ہے کہ احمدؐ صلعم نے ابھی مبعوث ہونا تھا۔ اگر قرآن کریم کے نزول کے زمانہ میں احمدؐ رسول اللہ موجود ہوتے تو پاک محمد مصطفٰے خاتم الانبیاء کے ذریعہ قرآن کریم میں ان الفاظ کو ملحوظ رکھا جاتا۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے احمدؐ کے آنیکے بارہ میں کہے تھے پیشگوئی کو بجنسہٖ اور ہو بہو قرآن کریم میں بیان کر دینا ہی اسبات کا بہاری ثبوت ہے کہ قرآن کریم جو نزل علے محمد کا مصداق ہے اور جسکا نزول حضرت محمد رسول اللہ پر ہوتا رہا تھا۔ بزبان مسیح ناصری احمد رسول اللہ کے مبعوث ہونیکی بشارت دیتا ہے اور حضرت مسیح ناصری کی پیشگوئی کو نقل کر کے اہل اسلام ہاں ہاں قرآن کریم پر ایمان لانیوالوں کو تلقین کرتا ہے کہ اس پیشگوئی کو بار بار پڑھو اور اس پیشگوئی کی خوب تلاوت کرو کیونکہ مسیح ناصری نے جو اپنے دوبارہ آنے کا ذکر کیا ہے تو وہ آمد ثانی احمد رسول اللہ ؐ کے رنگ میں ہی ہے اور دوبارہ آنے والے کو ہی احمدؐ کہتے ہیں۔ اور مسیحؑ نے خود نہیں آنا بلکہ احمدؐ نے آنا ہے اور مسیحؑ اور احمدؐ ایک ہی ہیں سنو سنو مسیح نبی اللہ اور احمدؐ رسول اللہ درحقیقت ایک ہی ہیں۔

الغرض قرآن کریم نے اس پیشگوئی کو کمال حفاظت سے محفوظ کیا تاکہ جب احمدؐ صلعم کا ظہور ہو۔ اور مسیح موعود یا مسیح ثانی کا نزول ہو تب یہ پیشگوئی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ اور وہ لوگ جو مسیح کی دوبارہ آمد سے مراد درحقیقت مسیح ناصری کا آنا تسلیم کرتے ہیں وہ سمجھ جاویں کہ دوبارہ آنے والا وہی مسیح بن مریم نہیں بلکہ وہ احمدؐ ہے اور عرب کا محاورہ ہے کہ العود احمد یعنے جو دوبارہ آوے گا وہ احمدؐ ہے اور دوبارہ چونکہ مسیح نے بھی آنا ہے اسلئے مسیحؑ اور احمدؐ درحقیقت ایک ہی ہیں۔ اللہ کریم نے قرآن کریم میں مسیح ناصری کی زبان سے احمدؐ کے حق میں جو پیشگوئی درج کر دی تو اس میں بھی بھید ہے کہ لوگ مسیح کی آمد ثانی سے مراد مسیح بن مریم کا عنصری وجود اور اصلی عیسیٰ بن مریم نہ سمجھ لیں کیونکہ مسیح کے بعد مسیح کے رنگ میں جسنے دوبارہ آنا ہے وہ احمدؐ رسول اللہ ہے اور اس احمد رسول اللہ نے قرآن کریم کے زمانہ کے بعد آنا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے اس کی آمد کی پیشگوئی کو قرآن کریم پڑھنے والوں کیلئے ہر طرح محفوظ اور مامون رکھا ہے اور یہ کہیں اشارہ بھی نہیں کیا۔ کہ وہ احمدؐ فلاں وقت میں ظاہر ہو گیا ہوا ہے یا احمدؐ رسول اللہ وہ ہے جس پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ بہر صورت بطور پیشگوئی کے ان کلمات کو درج کر دینا جو مسیح ناصری نے بولے تھے اس بات کی ہدایت کرتا ہے کہ یہ کلمات ابھی بطور پیشگوئی کے ہی ہیں اور ان کا مصداق جو بر طبق پیشگوئی آئے کا ابھی آنیوالا ہے۔ (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

ناظرین وسرپرستان الحکم کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے پیارے سلسلہ کے سب سے پہلے اخبار کی اعانت کیلئے نئے خریدار بہم پہونچانیں کوشش کریں والسلام

(مینیجر الحکم)

۱۵۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کا ایک عجیب خطبہ

سفینۃ النوح یا کشتی بیعت

واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون ۔ (سورۃ ہود ع۴)

تو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ اور ان بدکاروں اور شریروں کی بابت ہم سے ذکر نہ کر۔ اور ان ظالموں کی نسبت بات چیت نہ کر یہ اپنی شرارتوں اور شیطنتوں کا مزا چکھیں گے۔ اور یقیناً یقیناً غرق ہو جائیں گے۔ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس اشارہ کے موافق کشتی بنانی شروع کی۔ منکر اس کو دیکھ کر تمسخر کرتے ہنسی اڑاتے۔ مگر نوح ان سے کہدیتے۔ کہ سنو! تم بھی ٹھٹھا کرتے ہو۔ ہم بھی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ دیکھتے تم میری اس حرکت پر ہنسی اڑاتے ہو۔ اور اس کو لغو اور فضول قرار دیتے ہو۔ اور میں تمہاری اس حماقت اور عجب پر ہنستا ہوں۔ کہ تم خداتعالیٰ کی باتوں کو کس دل اور گردے کے ساتھ لغو قرار دیتے ہو۔ لیکن یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ وہ وقت عنقریب آتا ہے۔ کہ ثابت ہو جائیگا کہ ٹھٹھا کرنے میں کون سچا تھا۔ تم یا میں۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ کہ ایک عذاب آسمان سے اترکر بے ایمانوں کو ذلیل اور رسوا کر دیگا۔ ہاں وہ دائمی عذاب موجب عبرت ہے۔ ظالموں اور شریروں کو بھسم کر جائیگا۔

یہ قصص جو قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں ہمارے لئے عبرت اور نصیحت ہیں۔ ہمکو ہمیشہ ان سے سبق لینا چاہئے۔ اور اساطیر الاولین کہنے والوں کی طرح ان کو صرف داستان اور کہانی قرار دینا نہ چاہئے۔ کہ یہ موسیٰ کی داستان اور یہ فرعون کا قصہ ہے۔ اگر ہم بھی ان قصص کی جو موجب ہدایت ہیں۔ اسی ماں اسی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس نگاہ سے مشرکین عرب دیکھتے تو افسوس سے کہنا ہوگا۔ کہ ہم بھی اساطیر الاولین کہنے والوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ہیں پھر کہتا ہوں کہ یہ امر خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ خدا کی سچی اور ہمیشہ قائم رہنے والی کتاب میں یہ قصے عبرت کیلئے ہیں تاکہ سعادت اور رشد کی راہیں کھلیں اور معلوم ہو کہ کوئی مشرک قوم کس چال پر چلی اور اسکا نتیجہ کیا ہوا۔ اسکا انجام ہوا یا غضب کا آسمان اس پر ٹوٹ پڑا یہاں قصص کو سرسری نگاہ اور معمولی نظر سے نہ دیکھو۔ بلکہ ان سے پورا پورا سبق لو تا ایسا نہ ہو کہ بے احتیاطی کی وجہ سے ہلاکت کے وارث ٹھہرائے جاؤ ذرا غور تو کرو۔ کہ یہ کیسا واقعہ عجیب ہے۔ نوح کو حکم ہوتا ہے کہ کشتی بنا۔ ظاہری حالت ایسی ہے کہ آسمان پر کوئی بادل گھرا ہوا نہیں جس سے عام آدمی معمولی نگاہ کا شخص بھی یہ خیال کر سکے۔ کہ طوفان عظیم آنیوالا

کیونکہ اس وقت بیرومیٹر اور ہواؤں کی پیمانہ شناسی کا محکمہ نہ تھا جس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ طوفان کے آثار ہیں۔ مون سون کے حالات سے کوئی آگاہ نہ تھا۔ پھر ایسے وقت میں کہ کسی قسم کا خطرہ یا اندیشہ حتیٰ کہ خیال تک بھی آنے والے طوفان کا ذہن میں نہ آسکتا تھا۔ ایک مرد صادق یعنی نوح کشتی بناتا ہے۔ ایسی حالت میں کہ آسمان پر کوئی بادل گھرا ہوا نہیں۔ زمین پر کوئی ندی یا نالہ قریب ایسا نہیں۔ جس کی طغیانی ایک طوفان عظیم کردے۔ اب فطرتاً شوخ پشت اور ٹھٹھے کرنے والے لوگ نوح کو دیکھتے ہیں۔ اور ہنسی کرتے ہیں۔ اور ٹھٹھے مار کر کہتے ہیں۔ بڈھے کو کیا ہوگیا؟ آسمان پر بادل کا نشان نہیں۔ کوئی سوتا اور چشمہ یا دریا پاس نہیں۔ زمین نشیب میں نہیں۔ جو طوفان آئے۔ اور آئے تو موجب ہلاکت ہو بیشک ہوا و ہوس اور زمینی خیالات کے انسانی کی نظر یہیں تک پہنچ سکتی ہے۔ وہ کیا جانیں کہ کوئی فوق الفوق طاقت اور زبردست ہاتھ بھی ہے۔ جو ایک آن کی آن میں ہر زندہ ہستی کو نابود کر سکتا ہے میں کہتا ہوں کہ خدا کی باتوں پر ہنسنے والے بیوقوف اور اس کے برگزیدوں پر ٹھٹھا مارنیوالے احمق کب سوچ سکتے ہیں۔ کہ کشتی بنانے والا حق پر ہے۔ مگر دیکھو کچھ آدمی خواہ ایک دو ہی سہی۔ ایسے بھی تو ہیں جو اس کام کو عبث اور لغو نہیں سمجھتے۔ ان کے پاس کیا دلیل ہے۔ وہ کن چیزوں سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ بیشک ان کے پاس اندازہ اور پیمانہ تھا۔ میزان و محک جس سے غلطی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اور کریں گے مگر وہ پیمانہ غلطی نہیں کرتا۔ وہ پیمانہ کیا ہے؟ ایمان ایمان بالغیب حسن ظن اور صبر۔ نوح علیہ السلام کے پاس بیٹھ کر اس کے خط و خال اس کے چال چلن کو دیکھ کر اندر ہی اندر ایمان اسکے حکیمانہ فعل پر ہوگیا۔ کہ نوح کا فعل خدا کا فعل ہے اگرچہ یہ ظاہری پیمانہ اور ظاہری نظروں کی ٹھیک پیمانہ ہوئی۔ اور بصیرت اور معرفت کا کوئی حصہ وہ نہ پاتے۔ تو ٹھٹھے بازوں کی نظر میں تو کالے کی لکڑی انکو الٹی پڑتی تھی۔ اور ایمانداروں خدا کی باتوں کو مان لینے والے بیجان ظاہری ساز و سامان کو دیکھتے تھے۔ شریر منکر ہیں کہ ٹھٹھا مارتے اور ہنسی اڑاتے ہیں۔ لو خدا بس ایماندار ہیں۔ کہ ان کو اس کشتی کی ساخت میں خدا کے غضب کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور وہ اندر ہی اندر آنیوالے عذاب سے ترساں لرزاں ہیں۔ آہ! احمق اپنی عیش کو دائمی سرور سمجھتا ہے اور اپنی خوشحالی کو پائدار اور یقینی سمجھتا ہے اور نہیں جانتا کہ ہلاکت کے دن قریب ہیں۔ مگر وہ خدا کا مامور صادق نوح علیہ السلام ان سے کہتا ہے۔

اے ٹھٹھے باز قوم! عنقریب وہ وقت آتا ہے۔ کہ خدا جس قوم کو رسوا اور ذلیل کریگا۔ وہ ذلیل شدہ قوم خدا کے غضب کے نیچے آئی ہوئی شریر قوم خود ظاہر کر دیگی کہ ٹھٹھا کس کے شایان تھا۔ آیا یہ میرا حق تھا۔ کہ میں تمہاری نادانی اور ہٹ پر ہنسوں۔ یا تمہارا؟

آخر لمبی دوڑ میں نتیجہ نے نوح علیہ السلام کی راستی ثابت کر دی۔ اور دکھا دیا۔ کہ سچ مچ نوح کا ہنسی کرنا ہی بجا تھا۔ بد نصیب منکر اپنی عقل پر بھروسہ کر کے اسماقی عقل پر ہنستے تھے۔ آخر زمانہ نے فیصلہ کر دیا۔ اور دنیا نے دکھلا دیا۔ کہ شریر اور ظالم ہلاکت کا شکار ہوگئے۔ اس عجیب واقعہ نے دکھلا دیا۔ کہ اگر کسی زمانہ میں کوئی شخص کہے کہ طوفان آنیوالا ہے۔ اور میں کشتی بناتا ہوں۔ اور یاد رکھو کہ کوئی ذریعہ کام نہ دیگا۔ اور کوئی صورت بچاؤ اور رستگاری کی نہ ہوگی۔ مگر وہی جو میں بناتا ہوں۔ اسوقت لازم ہے۔ کہ **حسن ظن۔ ایمان بالغیب** اور صبر سے کام لیا جائے۔ نہ ان تشابہ کا مادی عقلوں اور زمینی اسباب پر بھروسہ کرنیوالے منکران نوح کی طرح ٹھٹھے بازی اور تمسخر کیلئے زبان کشائی کی جائے ورنہ نتیجہ وہی ہوگا۔ جو نوح علیہ السلام پر ہنسنے والے ناپاک شریروں نے دیکھا اور عالم کو دکھایا۔ میں کہتا ہوں خوب یاد رکھو کہ شہودی اور مرئی ثبوت یعنی دو اور دو چار کی طرح ثبوت چاہنے والے ساحل نجات پر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ ضرور ضرور ہلاک ہونگے۔ سنو! میں اب کہتا ہوں۔ کہ ٹھیک ایسی ہی ایک آواز ہاں بالکل انہی الفاظ میں ذرا سی تبدیلی کے بھی بغیر ۱۸۸۲ء میں ہندوستان کے ہر چہار کونوں میں گونجی۔ آواز نے انہی الفاظ میں کہا۔ کہ خدا نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ تو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ براہین احمدیہ میں یہی صدا درج ہے۔ اور اسی کشتی بنانیوالے کا نام خدا نے ہاں خود خدا نے نوح علیہ السلام رکھا ہے ضلالت اور بے دینی کے ہلاک کر دینے والے طوفان میں رستگاری اور نجات کا ذریعہ وہی ہے۔ وہ کون؟ وہ امام اس زمانہ کا مجدد اور مہدی ہے۔ اس پر میری طرف سے تمام سننے والوں اور مسلمانوں اور ملائکہ کی طرف سے اس قبولیت کی گھڑی میں کیونکہ خطبہ کی گھڑی قبولیت کی گھڑی ماثور ہے صلوٰۃ اور سلام ہو۔ (آمین) اس امام نے اس زمانہ کے نوح علیہ السلام نے طوفان ضلالت سے بچانے کیلئے بیعت کی کشتی تیار کی۔ اس نے کہا۔ کہ میں دنیا کیلئے حسن حصین ہوں۔ خطرناک موجوں سے نجات پانے کے لئے اس مضبوط قلعے میں آؤ۔ ہاں میرے پاس آؤ۔ ظالم انکار کرنیوالا اور میری باتوں پر ہنسنے والا ہلاک ہوگا۔ اب احمق ناعاقبت اندیش کہتا ہے۔ کہاں ہے سمندر کہاں ہے پانی؟ احمق نادان! تیری زبان کیوں اسی بات کی طرف متوجہ کرتی ہے جو تیرے باپ دادوں نوح علیہ السلام سے کی ہیں۔ ان لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جو اس کشتی پر جو خدا کے حکم سے خود خدا کی نگرانی اور نظر میں تیار ہوئی۔ سوار ہوئے مبارک ہیں وہ جو آنیوالے طوفان سے نجات پاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو اور میری بات کو غور سے سن لو۔ نہ صرف سن لو بلکہ خوب یاد رکھو کہ اس کشتی پر سوار ہو کر نجات پانیکا حقدار وہی ہے جو خدا کی نگاہ میں حقدار ہوگا۔ اور وہی ہے جس کے دل میں سچا تقویٰ اور طہارت ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل کرتے اور نواہی سے باز رہتے ہیں۔ وہی ہیں جو اس پر بیٹھ سکتے ہیں اور ساحل نجات تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی کود کر بظاہر بیٹھ بھی جائے۔ تو میں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو کر بھی موج خیز طوفان میں گر کر پاش پاش ہوگا۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور اس کلام کے سننے والوں اور پڑھنے والوں کو سچا تقویٰ اور حقیقی طہارت عنایت کرے اور آنیوالے طوفان سے جو فسق و فجور اور معصیت کا بلاخیز طوفان ہے۔ امن میں رکھے (آمین) دنیوی سواریوں میں جیسے ریل گاڑی ہے۔ سوار ہونے سے پہلے ٹکٹ لینا پڑتا اور عملاً ٹکٹ دکھانا پڑتا ہے مگر اس کشتی کی سنت اس کے خلاف ہے۔ اس میں اولاً بلا پڑتال صحیح کے جوق جوق لوگ سوار ہو جاتے ہیں اور جب کشتی سواحل و ذخار دریا کے منجدھار میں پہنچتی ہے۔ ایسے وقت ہر سے اخلاص اور بے ریا بے نفاق ایمان اور تقویٰ کا ٹکٹ پوچھا جاتا ہے۔ آخر بے ٹکٹ نکلنے پر بڑی ذلت سے کشتی سے رانده کیا جاتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خاتمہ تک لڑی ڈر ہے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُبارکباد

یہ نظم منشی جھنڈے خاں صاحب کی مدت سے قاضی اکمل صاحب کے پاس برائے تصحیح پڑی رہی اس کے بعد اخبار میں مضمونوں کی کثرت کے سبب سے یہ شائع نہ ہوسکی۔ اس لئے یہ اس اخبار میں بعد اصلاح قاضی اکمل صاحب درج کی جاتی ہے۔

منشی جھنڈے خان صاحب ایک نہائیت مخلص آدمی ہیں۔ امید ہے۔ احباب اس نظم کو پڑھکر ان کو دعا دینگے (ایڈیٹر)

اسے میرے مولا! تیرے احساں ہیں ہم پربے بہا
جس نے پھر تازہ کیا دین محمد مصطفٰےؐ۔
ورنہ تھا گرداب میں بیڑا پڑا اسلام کا
بھیج کر اک ناخدا تونے لیا ہم کو بچا
آیا مہدی قادیان عالم میں مشہوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب سے ہجرت مصطفٰےؐ کو ہوگئے تیرہ سو سال ۱۳۰۰
غلبۂ دجال سے تھا دین کو پہنچا زوال
منطق و فلسفی تھے چل رہے کچھ اور چال
پھنس کے جس جال میں تھا چھوٹنا بیشک محال
تب خدا کے فضل سے مہدی کی ماموری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

دشمنان دین جو کرتے تھے حملے گھات سے
ہوگئے وہ مات سب مہدی کی تصنیفات سے
دین جاگا کفر بھاگا احمدی برکات سے
کردیئے پابند مومن صوم اور صلوٰۃ سے
شکم پرور اور حریصوں کو یہ مجبوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب ہوا مامور مہدی پاک احمدؐ کا غلام
تب طفیل مصطفٰےؐ ایسے دکھلائے پاک کام
تھے نہ کاذب بولتے سنتے تھے جب مرزا کا نام
گویا منہ زوروں کے منہ میں قدرتی آئی لگام
اُف نہ کرسکتے تھے دشمن ایسی معذوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اُس مسیح موعود نے چڑھ کر دین کے مینار پر
دشمنان دین کو یہ کہلا یا للکار کر
آؤ پرکھو مجھ کو سنت سید ابرار پر
گر ہوں میں کاذب تو بیشک کھینچو مجھ کو دار پر
ہے فقط اسلام کی مولا کو منظوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

پھر کہا آؤ دکھائیں برکتیں قرآن کی۔
اور دعاؤں سے دکھاؤں رحمتیں رحمان کی
پیشگوئی سے دکھاؤں قدرتیں سبحان کی۔
اور دعاؤں سے دکھاؤں راہ اُس یزدان کی
جس کے چشمہ فیض سے یہ فیض گنجوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

مومنوں کو سن براہین ہوگیا کامل یقین
یہ مزا ہے وقت پر شک و شبہ جس میں نہیں
آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمین۔
آگے تب خادم ہوا جموں سے حضرت نوردین
سینکڑوں مومن جھکے جوں جوں مشہوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

نیک خصلت پاک فطرت قادیاں پہنچے شتاب
مرسلِ موعود کے خادم ہوئے لاکھوں صحاب
کور باطن بن کے دشمن ہوگئے خستہ خراب
ہوگیا دنیا و دین میں اُن پہ قادر پر عتاب
کیوں نہ ہو جب راہ حق سے ان کو خود دوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اُس بروز مصطفٰےؐ نے شوق سے حق کا پیام
ہند سے لنڈن تلک پہنچا دیا با احترام
عرب و افریقہ و امریکہ و مصر و روم و شام
سُن چکے پیغام جب تو ہوگئی حجت تمام
چل بسا جنت میں مہدی حق کو منظوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

بعد مہدی نوردین کو چن لیا رحمان نے
اور خلیفہ کردیا خود قادر سبحان نے
پہن کر تاجِ خلافت صاحب عرفان نے
حق ادائی خوب کی اُس عامل قرآن نے
چھ برس نت درس میں جلوہ گری نوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

چھ برس اعلیٰ خلافت کرچکا جب نوردین
اور رہا ثابت قدم ہر امتحان میں پُر یقین
تب اچانک آگیا پیغام رب العالمین
اَے خلیفہ نوردین آباد کر خُلدِ بریں
نوردین تو خوش گیا پر ہم کو مہجوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جمعہ کے دن ہم سے تھا رخصت ہوا وہ عالی ذات
تب اندھیرا قادیاں میں چھا گیا تھا ایک رات
جان محمود کو اللہ نے صاحب صفات
خود خلیفہ کردیا اور نہ سنی اوروں کی بات
بیعت اکثر نے تو کی بعضوں کو معذوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

پھر مدد مولا نے کی فضل و عمر موعود کی
اور ترقی کر دکھائی حضرت محمود کی ۲
۴ مئی کی فجر کو بخشی خوشی مولود کی ۲
عمر بھی بخشے گا وہ مولود کی مسعود کی۔
جس کے یہ فضل و کرم سے فیضگنجوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

احمدی گلشن میں پھر تازہ بہاریں آگئیں۔
جب مبارک آگیا خوشیاں مبارک چھا گئیں
سب طبائع اس ضیائے نور سے سکھ پا گئیں
دشمنان دین کی آنکھیں مگر چندھیا گئیں
گھس گئیں چمگادڑیں جب صبح پھر نوری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

آج باغ احمدؐ میں کھل رہے ہیں تازہ پھول
جنکی مہکاروں سے ہردم ہے خوشی ہم کو حصول
علم ناظم کی مبارک ہے اسے کیجئے قبول
اَے میرے آقا دعاؤں میں نہ جائیو مجھ کو بھول
تیری خوشیوں سے ہمیں بے شبہ مسروری ہوئی
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(خاکسار جھنڈے خاں مدرس مدرسہ مالی)

ضرورت ہے خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قادیان میں ایک ٹریننگ کلاس عنقریب کھلنے والی ہے جسمیں پرائمری یا مڈل پاس طلباء کو مدرس بننے کیلئے طریقۂ تعلیم سکھایا جائیگا۔ اس کلاس میں داخل ہونیوالے طلباء اپنی درخواستیں جلد سے جلد بنام ... بھیجدیں۔ والسلام۔ خاکسار عبد العزیز سکرٹری کمیٹی تعلیم قادیان
نوٹ۔ اس کلاس میں غیر احمدی طلباء بھی داخل ہوسکتے ہیں ✤

جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی ریل لنڈن میں برگنٹن تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائیگی۔ بلائی موتھ سے ایک خط کا جواب تین گھنٹہ کے اندر آسکیگا۔

ہوائی ریل کا مستقبل

اس کا موجد اس بات کا مدعی ہے۔ کہ اگر پروپیلر مضبوط ہو۔ اور برقی طاقت کافی پیمانہ پر طیار ہوسکے۔ تو ہوائی ریل کے ذریعہ فی گھنٹہ ۶۰۰ میل تک جاسکتے ہیں۔ یعنی اُس کی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل ہوگی۔ اس کا خرچ بھی بہت کم ہوگا۔ یعنی ۳۰۰ میل تک آدھ سیر وزن کے لے جانے میں صرف دو پیسہ خرچ ہوتا ہے؛

تین تصویریں

اس مضمون کے ساتھ تین تصویریں دی گئی ہیں؛

(۱) پہلی تصویر میں اس ریل کے داخلی آلات دکھلائے گئے ہیں۔ ماسٹر کیتھ الدرٹن نامی ایک بچہ بٹھا دیا گیا ہے کیونکہ ابھی ریل اس قدر چھوٹی ہے۔ کہ بڑے آدمی کی اس میں گنجائش نہیں۔

(۲) دوسری تصویر "گریفک" لنڈن کے نامہ نگار نے بنائی ہے۔ اس سے ریل کی بیرونی شکل کا جو مثل سگار کے گاؤدم ہے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ریل لنڈن میں جاری ہوئی۔ تو اس کی صورت ایسی ہوگی۔

(۳) تیسری پیرس کے رسالہ "السٹریشن" سے نقل کی گئی ہے۔ جو اس ریل کے نمونے کی اصلی تصویر ہے۔ اور خود موجد نے شائع کی ہے؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت الحق نمبر ۳

شیخ عبد الحق بی اے نو مسلم سابق عیسائی کا

پیشتر ازیں دو نمبر جنمیں متی کی اناجیل کا ذکر تھا ناظرین کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں۔ اور اب اس نمبر میں تیسری انجیل کا حال لکھا جائیگا۔ پہلے دو بناوٹی ملہموں کی طرح لوقا بھی انہیں تکالیف میں گرفتار ہے۔ چنانچہ عیسائی اس وقت تک شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ تیسری انجیل کا مصنف لوقا ہے یا نہیں۔ اتنی مدت دراز کے گذرنے پر بھی کوئی قطعی فیصلہ مسیحی علماء کی طرف سے نہیں کیا گیا۔ اور غالباً امید کی جاتی ہے کہ قیامت سے دو چار گھنٹے پہلے اناجیل کے اصل مصنفین کے نام حالات معلوم ہو جائیں گے۔ تاہم اس جگہ مشتے نمونہ از خروارے کچھ ذکر کردینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا؛

تیسری انجیل کے مصنف کے نام پر بحث

* اس انجیل کے دیباچہ میں جو بہت عرصہ سے لوقا مصنف کے نام پر دست بدست ہم تک پہونچی ہے۔ مندرج ہے۔ کہ جو واقعات وہاں مصنف نے لکھے ہیں۔ وہ خود اس کے مشاہدات میں سے نہیں۔ لیکن پہلے واعظوں و مصنفوں کے اقوال و تحریرات کا اک ذخیرہ ہیں۔ بفرض محال اگر مندرجہ بالا بیان دستیاب نہ ہوتا تو بھی اس حقیقت کے سمجھنے میں شک و شبہ کا دخل محال از عقل تھا۔ کیونکہ رسولوں کے سوانح میں لوقا کا کہیں ذکر نہیں۔ ہاں وہ پولوس کی رفاقت میں ضرور رہا ہے۔ اور پولوس کے خطوط میں* تین مقامات پر اسکا ذکر بھی کیا گیا ہے گر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسیحی فضلاء نے ان خطوط کو پولوس کی تحریرات سے خارج کر دیا ہے*

حاشیہ؛ * دیکھو پادری ڈاکٹر گائلز کی کتاب اپاسٹالیکل ریکارڈز صفحہ ۳۰۹؛

* قلسیوں ۱۴/۴۔ ۲ تمطاؤس ۱۱/۴۔ فلیمون ۲۴-۲۳/۱

* دیکھو۔ اپاسٹالیکل ریکارڈز صفحہ ۳۷۵۔ حالات خطوط پولوس

فیلمون کے چھوٹے سے خط میں پولوس بہت سارے مددگاروں کا ذکر کرتا ہے۔ جن میں لوقا یا لوکس بھی ہے۔ لیکن اس شاگرد کی ابتدائی لائف کا پتہ کسی طرح بھی نہیں ملتا۔ اور اس بات کے دریافت کرنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ کہ ہمارے* مترجموں نے پولوس کے ان ہر سہ مقامات میں یہ یونانی نام لوکس کیوں بجنسہ رہنے دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ خطوط* شہر روما سے لکھے گئے تھے لیکن بسبب تاریخ کی عدم موجودگی کے ان کی ترتیب معلوم کرنا مشکل ہے لیکن ہم پر یہ امر صاف ہے۔ کہ لوقا سوائے روما کے اور کسی جگہ پولوس کا ساتھی نہیں تھا۔ اسی قصہ کو کوتاہ کرنے اور سلسلہء کلام کی طوالت کو منقطع کرنے کے لئے یہ خیال جما لیا گیا۔ کہ لفظ لوکس اختصار لوکنس کا ہے۔ جیسے سیلاس سلوانس کا۔ لیکن اس اٹکل بازی میں خیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ لوکنس نئے عہد نامہ میں کسی جگہ بھی پایا نہیں جاتا۔ اور یقین اس امر کا مانع ہے۔ کہ لوکنس وہی شخص ہو۔ جو پولوس کے خطوط میں لوقا مشہور ہے یا یہ کہ سیلاس سلوانس ہو۔ فی الحقیقت ایک علیحدہ شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں مختلف اشخاص تھے۔ رسولوں کے اعمال میں نو مقامات پر سیلاس کا پولوس کے ساتھ رہنے کا ذکر ہے۔ بعد ازاں پولوس کے خطوط میں یہ نام نہیں ملتا۔ لیکن سلوانس نام پایا جاتا ہے۔ جس کی نسبت کوئی اشارہ تک نہیں کہ آیا یہی شخص پولوس کا رفیق تھا۔ اس کا تعلق پولوس اور طمطاؤس کے ساتھ اسطرح پر ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ اہل کارنتھ و تسلنیقیوں میں منادی کیا کرتا تھا* بعد ازاں پطرس کے پہلے خط ۱۲/۵ میں اُسے وفادار بھائی کہا گیا ہے۔ جس کی وساطت سے یہ نامہ پطرس شہر بابل سے روانہ کیا۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ وہی شخص پولوس کے ساتھ سفر میں اور بہاں وقت اُس کے حریف* پطرس کے ساتھ شہر بابل میں دونوں مقامات پر سکونت پذیر ہو۔ اور اس بات کی کوئی پختہ دلیل نہیں مل سکتی۔ کہ یہی لوقا تیسری انجیل و رسولوں کے اعمال کا مصنف ہے۔ اور نہ یہ مانا جاسکتا ہے۔ کہ لوقا کبھی بارہ حواریوں یا اُن کے کسی رفیق کے ساتھ پولوس کے روما میں آنے سے بیشتر رہا ہو۔*

حاشیہ؛ * پادری گائلز صاحب اس قسم کے استفسار کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے امور اُن کے مصنوعی ملہم دلائق مترجموں کی خوب قلعی کھولتے ہیں؛

* یعنی پولوس کے تینوں خط جنکا حوالہ پہلے دیا گیا۔

* دیکھو۔ ۲ قرنتیوں ۱۹/۱۔ ۲ تسلنیقیوں ۱/۱۔

* پولوس و پطرس دونوں میں خوب جنگ ہوا تھا۔ مسیحی محبت و اخلاص کا نمونہ اس سے ظاہر ہے۔

* اتنی تحقیقات کے بعد بھی اگر تیسری انجیل لوقا کی مانی جائے تو تعجب سے دور نہیں؛

مارکئن ایک مرتد عیسائی مشہور ہے۔ اور اسے کلیسیا سے خارج بھی کر دیا گیا تھا۔ اب اگر کوئی مرتد کے مضامین کو الہامی بنا کر پیش کرے۔ تو اس کا علاج سوائے اِس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بھی سگ زاد برادر شغال کہلائے

(باقی آئندہ)

اُمید ہے۔ کہ سرپرستان الحکم جدید خریدار مہیا فرما کر الحکم کی اعانت کریں گے۔ اور بقایا دار صاحبان اپنا بقایا ادا فرما کر مشکور فرما دیں گے؛

(مینیجر)

ایک عظیم الشان اختراع

قوت دفع کے نتائج محیرہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل تیار کی ہے۔ جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا محیر العقول معجزہ علم سمجھے جائیں گے۔ فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بھی اس ریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک معلق ہوا پر چلنے والی ریل ہے۔ جو فی منٹ ۵ میل تک مسافت طے کریگی ٭

عام ریلوں کی طرح اس میں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی ہے جسطرح یورپ میں سٹیم کی جگہ برقی طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے ہیں۔ اور اس کو ہر جگہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی ریل میں بھی برق ہی کا دست اعجاز کام کرتا ہے ٭

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) ہے۔ اس کا موجد ایک فرانسیسی ہے جس کا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) ہے بیشیل ۲۲ سال تک امریکہ کے سرکاری محکمہ تعمیرات میں ملازم رہ چکا ہے ٭

(۲۲ سالہ۔ جہاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال ہوا۔ کہ اگر ہم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاہیں۔ کہ وہ وسط ہوا میں بغیر کسی محسوس سہارے کے معلق رہے تو ایسا کیونکر کر سکتے ہیں۔ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطان و پیچاں رہے۔ گو اُس کی جدوجہد سخت عرقریز و جانفشان اور اس کے مقابلے میں نتائج ہمیشہ مایوس کن اور ہمت شکن رہے۔ تاہم اُس نے کبھی بھی سررشتہء صبر و استقلال ہاتھ سے نہ دیا۔ اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھا۔ یہاں تک کہ بالآخر وہی ہوا! جو ہر مستقل اور مسلسل کوشش کے لئے وعدہ کیا گیا ہے یعنی فرانسیسی اخبارات نے اُس کی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کر دیا ٭

ایجاد کی روح

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع و جذب دونوں رکھی ہیں۔ جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) کہتے ہیں۔

یعنی جسطرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی شے کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ اسی طرح اسے پیچھے بھی ہٹا سکتا ہے ٭

انسان نے مقناطیس کی قوت جاذبہ کو دریافت کر لیا اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا۔ چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ ہے جس کی برکت سے بڑے بڑے طوفان خیز اور ناپیدا کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے ہوئے جہاز گذر جاتے ہیں۔ لیکن اُس کی قوت دافعہ عرصے تک مخفی رہی۔ بعضوں کو علم ہوا بھی۔ تو بیشل سے پہلے کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہ ملی ٭

بیشیل پہلا شخص ہے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی۔ اور ۲۲ سالہ شب ہائے انتظار اور روز ہائے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رہا ہے۔ فنعم اجر العاملین۔

ریل کا نظام

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن ہوتا ہے۔ اور نہ معمولی پہیے ہیں یا اور نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باہم وابستہ سلسلہ ہے۔ اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کر دیتی ہے ٭ پھر یہ ریل کیونکر چلتی ہے؟

گاڑی ایک پٹری پر رکھی جاتی ہے۔ اس پٹری میں خم ہوتے ہیں جنمیں مقناطیس کی قوت دافعہ بھری ہوتی ہے۔ جب چلانا مقصود ہوتا ہے۔ تو ایک بٹن کو دبا دیتے ہیں۔ جس کے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری ہو جاتی ہے۔ اور گاڑی اُس کے دھکے سے ہوا میں بلند ہو جاتی ہے۔ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم ہو جاتا ہے ٭

لیکن صرف گاڑی کے اچھل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس کے لئے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ہے۔ اس لئے در حقیقت ایجاد کا اصلی کمال اس کے بعد سے شروع ہوتا ہے ٭

موجد نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے کے بعد اسے معاً برقی رو مل جاتی ہے۔ جس کے سہارے پر وہ تھمی رہتی ہے لیکن دیکھنے والا کو یہ سہارا نظر نہیں آتا ٭

لیکن برقی رو بھی صرف اسی قدر کر سکتی ہے۔ کہ اُسے گرنے نہ دے آگے بڑھنے کا سوال پھر بھی باقی رہ جاتا ہے ٭

اس کے لئے موجد نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سولینائڈ رہتے ہیں۔ یہ سولینائڈ مقناطیس کے ہوتے ہیں گاڑی کی رفتار جب مزید قوت کی طالب ہوتی ہے۔ تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی ہے۔ اور اس قوت کی وجہ سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رہتی ہے ٭

ہوائی ریل کا نمونہ

لنڈن کے عین وسطی حصہ میں ایک عالیشان عمارت کے اندر ہوائی ریل کا نمونہ رکھا گیا ہے۔ گریفک کا نامہ نگار خاص اپنے مشاہدہ کو نہایت دلچسپ طرز سے بیان کرتا ہے۔ یہ نمونہ ہلکا سا قریباً بہ ہیر پختہ وزن کے برابر ہوگا۔ اس کی گاڑیاں سگار کیطرح گاؤ دُم شکل کی ہیں۔ تاکہ حرکت کے وقت ہوا سے زیادہ رگڑ نہ پیدا ہو گاڑیاں زمین سے دو فٹ فاصلے پر برقی آلے کی پیچ در پیچ تاروں کے سہارے پر قائم رہتی ہیں۔ جب برقی بٹن کو دباتے ہیں۔ تو فوراً گاڑیاں البومینیم کے تاروں سے علیحدہ ہو کر ہوا میں معلق ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعہ حرکت کھاتے ہی تیر کیطرح اس تیزی سے دوڑنے لگتی ہے۔ کہ انسانی نظر ان کا پیچھا نہیں کر سکتی ٭

شرح رفتار

اس قسم کی ریل گاڑیوں میں نہ تو خود گاڑیاں کوئی وزن رکھتی ہیں۔ نہ سڑک کوئی مقاومت (Resistance) کرتی ہے۔ اور نہ پہیوں اور ان کی رگڑ کا جھگڑا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہوگا۔ کہ رفتار کی سرعت کا دارومدار صرف ہوا کی مقاومت پر ہے جہاں ہوا کا فشار اور دباؤ (Pressure) یا تصادم کم ہوگا۔ وہاں یقیناً اس کی رفتار بھی زیادہ ہوگی۔ اور جہاں یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زیادہ ہوگی۔ اسی کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی ہوتی جائے گی ٭

خیر یہ تو اصولی بحث تھی۔ سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت تک اس کی رفتار کا اوسط کیا رہا ہے۔ اسوقت تک جسقدر تجربے ہو چکے ہیں۔ ان کی بنا پر موجد کا اندازہ یہ ہے۔ کہ اس ریل کی شرح رفتار ۳سو میل فی گھنٹہ ہوگی ٭

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اس وقت تک جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ صرف نامہ بری کے لئے موزون ہے۔ چنانچہ خود موجد کو بھی اس کا اعتراف ہے وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لئے پیش کرتا ہے۔ البتہ اس کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ نظام اصلاً مسافروں کے لئے جانے سے بھی عاجز نہیں ہے۔ اس میں کسی قدر اضافہ و ترمیم کی ضرورت ہو گی۔ اس کے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا ہو۔ اُن میں ایک پٹری کے بدلے دو پٹریاں اور سولے نائڈ کے بدلے آلۂ محرک aerial (moter) اور ہوائی دافع Propellor لگانا چاہیئے ٭

پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گھنٹوں میں

ہوائی ریل کے ذریعہ پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ میں (جنکا باہمی فاصلہ ۳۰۰۰ میل ہے) صرف ۱۰ گھنٹے کے اندر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ کا درجہ

پیغام نے الحکم جلد ۱۵ سے ایک ڈائری چھاپی ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا درجہ شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے بھی بڑا نہ تھا۔

اس کے جواب میں عرض ہے ؛

(اول) یہ کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ آیا تم مسیح موعود کو شیخین سے افضل سمجھتے ہو یا نہیں ؟ اگر افضل سمجھتے ہو۔ تو پھر ایسی ڈائری کے اندراج اور اس قسم کا نتیجہ نکالنے سے تمہارا کیا مطلب ہے ؟ ؛

(ب) اور اگر نہیں سمجھتے۔ تو بتاؤ۔ کہ ۱۱ جون کے پیغام میں یہ کیوں لکھا ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود کو × × سب اماموں سے بڑا امام سب مجددوں سے بڑا مجدد اور سب ولیوں سے بڑا ولی اور سب خلیفوں سے بڑا خلیفہ اور سب محدثوں سے بڑا محدث تسلیم کرتے ہیں..

اور پھر آگے دوسرے کالم میں پھر اقرار کیا ہے۔

حضرت مرزا صاحب امت محمدیہ کے تمام آئمہ تمام خلفاء تمام اولیاء میں سے سب سے بڑھ کر امام اور سب سے بڑھ کر خلیفہ اور سب سے بڑھ کر ولی ہو گذرے ہیں ؛

اور پھر ۲۸ جون کے پیغام میں یہ بیان تمہارا کیوں شائع ہوا؟

آجکل عام طور پر ہماری نسبت یہ مشہور کیا جاتا ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کو مسیح موعود نہیں مانتے اور ان کا درجہ بہت گھٹاتے ہیں × × × × ×

واضح رہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کو × × × تمام سابقہ اولیاء مجددین اور ماموریں سے جو امت محمدیہ میں وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ بڑھ کر یقین کرتے ہیں ؛

کیا اس عقیدہ سے بھی اب ارتداد اختیار کر لیا۔ جسطرح پیغام نمبر ۸ میں شائع کیا تھا۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول اور اسی زمانہ کا نجات دہندہ یقین کرتے ہیں۔ اور بعد میں اب کہتے ہو۔ اور بار بار کہتے ہو۔ کہ وہ نبی نہیں تھے ؛

دوم ایک ڈائری جو کسی دوسرے نے لکھی۔ اور تصدیق بھی نہیں کرائی۔ اور ایک خود نوشتہ تحریر میں اختلاف ہو تو مقدم کس کو کرو گے ؟

(ب) اور معیار الاخیار اشتہار حضرت اقدس کی اس عبارت کے کیا معنی کرتے ہو ؟

(۱) میں وہی مہدی ہوں۔ جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ اگر کوئی بخل سے مر بھی جائے۔ تو اس کو کیا پرواہ ہے ؛

(۲) کیا صحیح نہیں ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کا متفق یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی امت کے صلحاء اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہنچا ؛

(سوم) جمہور اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ غیر نبی۔ نبی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے خلاف مسیح موعود کا عقیدہ تھا۔ تو کوئی حوالہ پیش کرو۔ اگر نہیں کر سکتے۔ اور نہ انشاء اللہ کر سکو گے۔ تو سنو!

(وہ حقیقۃ الوحی میں فرماتا ہے)

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے" ؛

اور دافع البلاء میں فرمایا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور کشتی نوح میں ارشاد ہوتا ہے۔

"مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر۔ اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر" ؛

پس ان حوالوں سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک تو یہ کہ مسیح موعود نبی تھے۔ ورنہ وہ ایک اسرائیلی نبی سے افضل کیونکر ہو سکتے ہیں۔ (دوم) یہ کہ جب وہ ایک نبی سے افضل ہیں۔ تو شیخین سے جو نبی نہیں تھے۔ لامحالہ ضرور بڑھ کر ہیں ؛

ہے کوئی پیغام والوں میں سے جو اس صداقت کی تردید کر سکے ؟

ڈاکٹر بشارت احمد بھی سُن لیں

آپ بھی میرے مخاطب ہیں

مندرجہ بالا مضمون میں آپ کے ختم نبوت کے مضمون کا جواب آ گیا ہے۔ اور اگر کچھ کسر رہ گئی ہے۔ تو آپ اور بھی سُن لیں ؛

(۱) آپ لکھتے ہیں۔ کہ "کیا وجہ ہے کہ ایک شخص توحید الٰہی اور آپ کی اقرار رسالت کے بعد کافر ٹھہرایا جاتا ہے" ؛

میں کہتا ہوں۔ جب کیا وجہ ہے۔ کہ ایک شخص باوجود اقرار توحید الٰہی و اقرار رسالت حضرت محمد مصطفےٰ کے حضرت صاحب یا آپ کو کافر کہنے سے کافر ہو جاتا ہے ؟ آخر وہ بھی تو اہل قبلہ ہے۔ کلمہ گو ہے نماز پڑھتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ زکواۃ دیتا ہے۔ اگر کہو۔ کہ یہ حدیث میں آچکا ہے۔ تو یہ بھی حدیث و قرآن میں آچکا ہے۔ کہ زمانہ کے امام کی بیعت نہ کرنے والا جاہلیت یعنی کفر کی موت مرتا ہے اور یہ کہ تمام نبیوں میں سے کسی ایک نبی کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ کہ **مسیح موعود کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ نبی اللہ ہوگا** ؛

اور دافع البلاغ میں آپ نے کھلے لفظوں میں اپنے آپکو رسول اور اپنے گاؤں کو **رسول کا تختگاہ** قرار دیا ہے ؛

(۲) آپ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو رسول و نبی ماننے کے یہ معنی ہونگے۔ کہ محمد مصطفےٰ کی رسالت منسوخ ہو گئی۔ اور آپ بھی ایک پرانے نبی رہ گئے۔ میں کہتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کسی دوسرے نبی کے آنے سے پہلے کی رسالت منسوخ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو تقویت پہنچتی ہے ؛

کیا مسلمان ہونے کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانا کافی ہے ؟ ہرگز نہیں۔ محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھ پہلے تمام نبیوں کو ماننا بھی ضروری ہے۔ جب محمد رسول اللہ جیسے عظیم الشان نبی کے آنے سے کسی پہلے رسول کی رسالت منسوخ نہیں ہو سکتی تو حضرت مرزا صاحب کے رسول ہو کر آنے سے کسی طرح محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت منسوخ ہو سکتی ہے ؟ بلکہ پہلی رسالت کو دوسری رسالت سے تقویت پہنچتی ہے۔

انبیاء تو ایک سلک کے موتی ہیں۔ ایک کے گرنے سے دوسرے بھی گر پڑیں گے۔ اسی واسطے لا نفرق بین احد من رسلہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ دیکھو! حضرت عیسیٰ آئے اور انہوں نے کہا۔ میں تورات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ اسی طرح مسیح موعود تکمیل ہدایت نہیں بلکہ تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے آیا ہے۔ اور صحیح مسلم میں خود حضرت نبی کریم نے اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے ؛

پس مسیح موعود کی نبوت سے رسالت محمدیہ منسوخ نہیں ہوتی۔ بلکہ اور بھی مستحکم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ کلمہ تو صاحب شریعت نبی ہی کا پڑھا جائیگا۔ کیونکہ اسی کے لائے ہوئے احکام پر عمل کرانے کے لئے یہ نبی مبعوث ہوا ؛

(۳) آپ نے بروز پر ہنسی اڑائی ہے اور اسے تناسخ ٹھہرایا ہے اور بواسطہ فیض حضرت نبی کریم نبوۃ پانے کو ایک مثال کے ذریعے باطل کرنا چاہا ہے اور لکھا ہے کہ پھر ختم نبوت کے کیا معنے ہوئے

میں کہتا ہوں یہ سب وہی باتیں ہیں جو غیر احمدی ہمیشہ کہتے آئے ہیں۔ اور ان کے بارہا جواب دیئے جا چکے ہیں۔ حضرت اقدس نے بارہا سمجھایا کہ تناسخ اور چیز ہے اور بروز اور چیز!۔ اور الاستفتاء میں وضاحت سے سمجھایا کہ ہمارے نبی کا کمال ہی یہی ہے کہ ان کے افاضہ سے اور نبی ہوں۔ پس جو کچھ بھی آپ اس پر اعتراض کرینگے۔ اس اعتراض کا نشانہ مسیح موعود ؑ ہیں۔

سنو! وہ فرماتے ہیں اور آپ ہی کے سوال کا جواب تحریر فرماتے ہیں

سوال وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ و × × × × قد ختم اللہ علی النبوۃ

جواب ان اللہ عزوجل ما سمّی ھذا الرجل نبیاً الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ × × × × × × ولا معنی لختم النبوۃ علی فرد من غیران تختم کمالات النبوۃ علی ذٰلک الفرد ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ

سوال۔ اگر کوئی کہے کہ اس امت میں نبی کیونکر ہوگا۔ اور اللہ نے نبوت پر مہر لگادی

جواب*۔ ختم نبوت کے یہ معنے ہیں کہ کمالات نبوت اس پر ختم ہوگئے (نہ یہ کہ نبوت ہی ختم ہوگئی) اور کمالات عظمیٰ سے اعظم کمال یہ ہے کہ اس کے فیض سے نبی بنے

باقی یہ کہ جو آپ نے کہا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچ مچ خلیفہ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی و اتباع کیوجہ سے مدارج پاتے تھے۔ یہ سب ہم مانتے ہیں اور یہ سب ٹھیک ہے۔ آپ یہ ثابت کریں کہ آنحضرت صلعم کا امتی نبی نہیں ہوسکتا۔ دوم یہ کہ جو خلیفہ ہو وہ نبی نہیں ہوتا!۔

(۴) آپ لکھتے ہیں کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی رسالت کو چھپا کر کیوں رکھا۔ اور لوگوں کے سوال پر یہ جواب کیوں دیا؟ کہ جو ہمیں کافر کہتا ہے وہ کافر ہے۔ مفتری علے اللہ کہنے والا کافر ہے۔ میرے انکار سے رسول اللہ کا انکار ہو جاتا ہے یہ پیچیدہ راہ کیوں اختیار کی"؟

میں کہتا ہوں یہ پیچیدہ راہ نہیں بلکہ کور مغزوں کو سمجھانے اور ان پر انہی کے مسلمات پر حجت قایم کرنے کیلئے یہ سیدھی راہ اختیار کی۔ کیونکہ نبی کے انکار سے جو کافر ہوتے ہیں انہی تین وجوہ سے ہوتے ہیں۔

۱۔ نبی ایسے اول المومنین کو کافر کہنے سے

(ب) اسے مفتری علی اللہ سمجھ کر۔ اور یہ یاد رکھو۔ کہ حضرت اقدس لکھ چکے ہیں۔

جو شخص مجھے نہیں مانتا اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے

(حقیقۃ الوحی)

پس جس نے بیعت نہیں کی وہ یقیناً مسیح موعود کو مفتری علی اللہ ہی کہتا ہے۔ جیسا کہ کلمہ اسی وجہ سے ظاہر ہے۔ اگر یہ حصر غلط ہے۔ تو تم شایع کرو مسیح موعود نے غلط لکھا ہے یا مبالغہ کیا۔ یعنی جھوٹ بولا صادق کو مفتری علی اللہ کہنے والا! اظلم ہے اور حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔

ج۔ مسیح موعود کے انکار سے رسول اللہ کا انکار لازم آتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نبوت محمدیہ کے اثبات واسطے کام کیلئے ہے اور رسول اللہ کے ایک حکم کا منکر بھی جمہور اسلام کے نزدیک کافر ہے۔ پس یہی تینوں وجوہ کافر ہونیکی تھیں جو الگ الگ بیان کردیں۔ حضرت مسیح موعود صاحب شریعت یعنی مستقل نبی نہیں تھے اور نہ صحف اولیٰ کے نبیوں کیطرح براہ راست نبی جیسا کہ الاستفتاء میں لکھا ہے۔ اسلئے آپنے وہ وجوہ لکھدیں۔ جنسے کوئی مسیح موعود علیہ السلام کے انکار سے .... کافر بنتا ہے۔

(۵) آپ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن دیکھنا باقی۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایک نبی بھی آجائیگا۔

میں کہتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا ہے:۔

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہے"

اب فرمایئے ان دونوں میں تو فیق کیونکر ہو۔ سو اس کے کہ بدوں افاضہ نبوت محمدیہ نبی کا آنا منع ہے۔ اور حضرت اقدس کا یہ کلام ہے ہی اس اسرائیلی مسیح کے نزول کے استنکاع کے بارے میں اور ایسے نبی کے آنے سے کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے بنی ہو۔ اور یہ جو آپ نے تمسخر کیا ہے۔

"کیا آپ (مسیح موعود) کو رسالت کا حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر دیا تھا یا خدا کی بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مرزا صاحب کو وحی کیا کرتے تھے۔ یا خدا کے خدائی محکمہ کی ماتحت کوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا محکمہ قایم ہے؟"

یہ باتیں جعفر زٹلی کے حصہ کی تھیں آپ کو خدا جانے کیا ہو گیا کہ اپنے مرشد و مہدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات پر ہنسی اڑاتے ہو؟ دیکھو وہ خود ہی فرماتے ہیں

ویقول انی احد من الامۃ النبویۃ ثم مع ذٰلک سمانی اللہ نبیاً تحت فیض النبوۃ المحمدیۃ و اوحی الیّ ما اوحیٰ

اور کہتا ہے (یعنے میں) کہ میں امت محمدیہ کا ایک فرد ہوں اور باوجود امتی ہونیکے اللہ نے میرا نام نبی رکھا۔ نبوۃ محمدیہ کے فیض کے ماتحت اور میری طرف وحی بھیجی جو بھیجی

اب آپ اس کے ساتھ اپنا کلام پڑھ لیں جو میں نے اوپر نقل کیا اور اگر حرج نہ ہو تو تھوڑا سا شرما چھوڑیں ورنہ حوالہ بخدا۔

ڈاکٹر بشارت احمد سے صرف ایک بات

حافظ روشن علی صاحب جب راولپنڈی سے آگئے تو آپ لگے باتیں بنانے۔ اسکے سامنے تو ہوش و حواس پریشان ہوگئے اور اب جو وہ شیر بیشہ احمدیت وہاں سے آیا تو پھر لگے ایسی باتیں کرنے۔

اگر کچھ زعم ہے تو آؤ سید محمد اسحٰق صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلفاء اور قدرت ثانیہ کے معنوں پر بحث کرلو۔ اگر آپ مسیح موعود کی نبوۃ کے انکار کے ساتھ دارالامان کو بھی دارالحرب قرار دے چکے ہیں تو ہم آپ کی حفاظت جان کا ذمہ لیتے ہیں اور اگر حافظ روشن علی سے مقابلہ کرنا ہے تو وہ بھی بعد طے کرانے شرائط کے آپ کے شہر تک پہنچنے کو تیار ہے۔ کیوں ہے کچھ حوصلہ؟۔

مولوی محمد علی کی ذلت

یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہا اگر میں بدنیتی سے کہتا ہوں تو خدا مجھے ذلیل کرے اور پھر مسجد نور میں اسی روز عصر کے وقت یہ شخص ذلیل ہوا۔ اب کہا جاتا ہے کہ تقریر تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عـہ یہ حوالہ بالکل غلط ہے دیکھو حقیقۃ الوحی

112

کی بھی طائف میں نہیں سنی گئی تھی اور کفار قرآن میں شور ڈالتے تھے۔ اور مسیح موعود کیساتھ دہلی و امرتسر میں کیا کیا ہوا ہے۔

ہم کہتے ہیں پہلے ثابت کرو کہ مولوی محمد علی۔ محمد رسول اللہ ہے۔ اور وہ۔ وہ وحی اور قرآن سنانے والا تھا جو اسپر نازل ہوا! اور وہ مسیح موعود ہے اور اس کو رد کرنے والے کافر ہیں۔ جیسا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و قران و مسیح موعود کے رد کرنے والے یقیناً کفار تھے۔ ورنہ یہ قیاس مع الفارق ہے اس طرح تو کسی شخص کی ذلت کبھی نہیں ثابت ہوسکتی۔ اور جو بار بار کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی ذلت ہوئی یہ بھی غلط ہوگا؟ بندۂ خدا عقل سے کام لو! مولوی محمد علی ان مومنوں کے گروہ میں معزز و مکرم اور اسی مجمع میں صبح کے وقت ایک تقریر کرچکا ہے اور وہ مجمع صلحأ وقت کا ہے مومن ہیں خدا کے مسیح کی پاک جماعت ہے ہاں وہی جماعت ہے۔ جسے وہ کہہ چکا ہے کہ میں جوتیوں سے تم سے چندہ وصول کرونگا۔ پھر یکدم کیا ہوتا ہے کہ وہی صلحا وہی مومن اسکی بات سننے کے روادار نہیں۔ اور بیٹھ جاؤ ہم نہیں سنتے کی آوازیں آتی ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس وقت کسی تمہارے حامی کار حق کو تم نے بھی یہ نہ کہہ دیا ہم سنتے ہیں۔ آیا یہ تصرف الہی تھا؟ یا نہیں؟

اور پھر میں کہتا ہوں یہ ذلت نہ تھی؟ تو پیغام میں کیوں لکھا گیا۔ کہ حضرت اقدس کے پرانے مریدوں کی ذلت ہوئی اور مولوی محمد علی کی یوں ذلت کی گئی۔ یہ اقرار تو خود تمہارا اپنا ہے ع "مرا یاد و ترا فراموش"۔

آخری بات میں نے پیغام پارٹی کا یہ قاعدہ دیکھا ہے کہ وہ اعتراض تو کردیتی ہے۔ مگر جب اس کا جواب دیا جائے تو پھر معترض کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتا اور تھوڑی مدت کے بعد کوئی نیا اعتراض پیش کردیا جاتا ہے کیا یہ اہل حق کا طریق ہے؟

ایڈیٹر پرکاش خواب غفلت میں

ہم کو تعجب ہے کہ ایک آدمی جبکہ گریجویٹ ہو جاتا ہے تو اسکے اندر ایک زندگی کی روح پیدا ہو جاتی ہے وہ اچھی اور بری بات میں تمیز کرسکتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ بات کرنے سے میری اپنی ذلت ہے۔ ایڈیٹر صاحب پرکاش ایک گریجوایٹ ہیں! اور قابل آدمی ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات یوں ہے۔ آپ مرزا حیرت کی خلافت پر لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "تعجب ہے کہ مسلمانوں کے اندر پیغمبروں اور خلیفوں کے دعوی خواب پر قایم کئے جاتے ہیں۔ میرزا غلام احمد قادیانی کی ساری دوکان اسی خواب پر قایم تھی۔ اس لئے کوئی مسلمان مرزا حیرت کے اس ناقص استدلال پر معترض ہو ہی نہیں سکتا۔ رہے ہندو انکی نجات خدا نے مرزا حیرت کے ہاتھوں نہیں فرمائی۔ مرزا غلام احمد کے سر میں تو آخر عمر میں کرشن کا اوتار بنکر ہندوں کو بھی اپنے حلقہ طریقت میں لانا کا سودا سما یا تھا۔ دیکھئے چند سالوں میں میرزا حیرت کے دل میں بھی یہ امنگ پیدا ہو جاوے"۔

ایڈیٹر صاحب کیلئے کیا جائز تھا کہ وہ اس قسم کے دل آزار الفاظ لکھکر احمدی قوم کو رنجیدہ کرے کیا ایڈیٹر پرکاش اپنے پہلو میں ایک ایسا دل رکھتے ہیں۔ کہ ان کے مہاتماؤں کو جو کچھ کہدیا جاوے وہ ٹھنڈے دل سے سنے اور خوش ہو" مرزا صاحب نے تو دکان نکالی تھی کیا ایڈیٹر پرکاش بتلا سکتا ہے کہ وید کے رشیوں نے دکان نہیں کھولی تھی۔ کیا پنڈت دیانند نے دکان نہیں چلائی اور ایڈیٹر پرکاش جیسے گریجویٹ اسکے خریدار نہیں بنے۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھکر یہ لفظ لکھ دینا آسان ہے کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور پلیٹ فارموں پر چڑھ کر اپنے مذہب کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے اور گلا پھلا پھلا کر کہنا ہے کہ ہم جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسروں کیلئے پسند کرتے ہیں مگر افسوس ہے ایڈیٹر صاحب آپ پسند کرتے ہیں کہ آپکے رشیوں کو پاگل کہدیا جاوے۔ یا ہم یہ کہدیں کہ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنیکے لئے آپ کے رشیوں نے مسئلہ نیوگ جاری کیا۔ کبھی آپ لوگ نہیں سن سکتے جب اپنے لئے یہ پسند نہیں کرتے تو کیا اسلام کیلئے ہی پسند ہے کہ تم اس کے بزرگوں کو ان گندے الفاظ سے جو تہذیب سے گرے ہوں یاد کرو۔ اور شایع کرو۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایڈیٹر پرکاش نے اسلام کے مذہب سے کوئی خاص دلچسپی رکھکر اسلامی کتابوں کی ورق گردانی کی ہو۔ پھر اس حالت میں ایڈیٹر صاحب کو کیونکر موقعہ لگ گیا کہ وہ یہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیغمبروں اور خلیفوں کے دعوے خواب پر قایم کئے جاتے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش ہوش کریں کیا وید جنکو آریہ سماج اپنی مذہبی اور الہامی کتاب مانتے ہیں خواب پر لکھی گئی تھی۔ یا آسمان کے کسی پریس میں چھپکر آئی تھی۔ کیا پنڈت دیانند نے جو خوابیں آریہ سماج کی ترقی کی دیکھیں تھیں اور آریہ سماج نے جوان کو اپنا ریفارمر یا لیڈر تسلیم کیا تھا کیا خواب ہی کی بناء پر تسلیم کیا تھا؟

مہاشہ صاحب میں تو حیران ہوتا ہوں کہ آپ نے تو بڑی جلدی سے لکھ دیا لیکن آپ کو معلوم نہیں کہ ایڈیٹری کھیل نہیں۔ لوگوں کی دل آزاری عمدہ چیز نہیں۔ کیا آریہ سماج جو چھوت چھات کرنیکی تعلیم دیتا ہے جو کہ اپنے آپ کو بڑا رزم مذہب قرار دیتا ہے آپ کو دل آزاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر آپ ویدوں کا پاٹ کرتے ہیں اور آپ نے ان کو پڑھا اور وہ الہامی کتاب مانتے ہیں تو ذرہ وہ منتر تو پیش کریں جس میں دل آزاری کی تعلیم ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ کوئی مسلمان تو مرزا حیرت کے اس ناقص استدلال پر معترض نہیں ہوسکتا۔ ہندو انکی نجات خدا نے میرزا حیرت کے ہاتھوں ٹھہرائی نہیں۔ مہاشہ صاحب لیکن آپ کو یہ کیسے معلوم ہوگیا۔ کہ ہندوؤں کے لئے نہیں۔ مرزا حیرت تو لکھتا ہے کہ میں ہر ایک آدمی کیلئے آیا ہوں۔ کیا آریہ سماج یا ہندو آدمیت کے دائرے سے باہر ہیں اور اگر کہیں خدانخواستہ وہ صاف الفاظ میں لکھدیں کہ میں ہندوؤں کو بھی نجات دینے کیلئے آیا ہوں۔ تو کیا ایڈیٹر پرکاش مرزا حیرت کے حلقہ عقیدت میں داخل ہو جاوے گا۔ اور جس زور سے آج وہ لوگوں کو آریہ سماج میں داخل ہونیکے لئے کہتا تھا کیا اس زور سے وہ پھر لوگوں کو میرزا حیرت کی بیعت کیلئے بلائیگا۔ مجھے تعجب ہے اور سخت تعجب ہے کہ ایڈیٹر پرکاش نے ایسے گندے الفاظ لکھکر احمدیہ قوم کو یوں دکھ دیا ہے امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب پرکاش اپنی غلطی کو تسلیم کرلیں گے (باقی آئندہ)

لیڈی ہارڈنگ کا انتقال پر ملال!!!

پیر کو قریباً ساڑھے پانچ بجے شام کے وقت بڑی رنجیدہ اور غم افزا خبر ہمکو ملی جس نے دلوں کو ہلا دیا اور بیحد صدمہ پہونچایا یعنے ہمارے مربی ہر دلعزیز نیک دل نبی نوع انسان سے ہمدردی کرنے والا بڑا ہی دلیر اور بڑا عالی حوصلہ وائسرائے لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کی لیڈی کے فوت ہو جانے کی خبر تھی۔

ہم اپنے نیکدل وائسرائے کے ساتھ اس غم میں شریک ہوتے ہیں۔ اور رعایا ہند اس غم میں سب شریک ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور وائسرائے صاحب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرما دے اور آپ کی لیڈی صاحبہ کو جنت میں اعلےٰ مقام میں رکھے

(ایڈیٹر الحکم)